بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ

بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں، تو حق باطل کا بھیجا نکال دیتا ہے اور وہ اسی وقت
نابود ہو جاتا ہے اور (اے باطل پرستو) تمہارے لیے ہلاکت ہے ان (نازیبا) باتوں کے باعث جو تم بیان کرتے ہو۔

اَلفتحُ المُبین

مؤلف

حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم سکندری

شیخ الحدیث مدرسہ صبغۃ الہدیٰ شاہ پور چاکر ضلع سانگھڑ سندھ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ○ پاکستان

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ

بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں تو حق، باطل کا بھیجہ
نکال دیتا ہے اور وہ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے اور اے
باطل پرستو، تمہارے لیے ہلاکت ہے ان نازیبا باتوں کے
باعث جو تم بیان کرتے ہو۔

اَلفتحُ المُبین

فی ردِّ اعتراض المعترضین

مؤلف

حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم سکندری

شیخ الحدیث مدرسہ جامعہ [illegible]

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ۰ پاکستان

نام کتاب	الفتح المبین فی رد اعتراض المعترضین
مصنف	حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم سکندری
معاون	علامہ مفتی نورالنبی سکندری
سال اشاعت	ستمبر 2006ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1Z 88
قیمت	90 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

فہرست

رکھنے والے، اللہ و رسول کے کلام برحق کو برحق سمجھنے والے مسلمانوں کو قرآن کے مخالف بتاتا ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ کوئی وجہ تو ضرور ہوگی۔ ورنہ کوئی صاحب ایمان یہ جسارت نہیں کرسکتا۔

مسلمانوں پر بہتان

لکھتا ہے: کچھ لوگ (یعنی مسلمانان اہل سنت و جماعت) حضرت ﷺ کے حق میں کہتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام یا حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرتے ہیں۔ مسلمانان اہل سنت پر معترض کا یہ ہذیانی بہتان ہے۔

کوئی مسلمان یہ تصور تک نہیں کرسکتا کہ حضور انور ﷺ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام یا حرام کردہ اشیاء کو حلال کرتے ہیں۔ ہر مسلمان اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر یقین کامل رکھتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ٘ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠ (اعراف)

"وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے"۔

تاہم اگر مولوی صاحب کے پاس اس کے اس بہتان کا کوئی ٹھوس ثبوت موجود ہے تو

پیش کرے، ورنہ اپنے جھوٹ اور بہتان طرازی کا اقرار و توبہ نامہ شائع کرکے اپنی شرافت کا ثبوت دے۔

الزام تراشی

علماء اہل سنت و جماعت کو "جٹ" یعنی بے وقوف کہہ کر یوں الزام تراشی کرتا ہے: بعضے ان جاٹوں میں سے بزرگوں کی تعریف کرتے ہوئے ان کو حد سے بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں "شہنشاہ بھائی" وغیرہ...... شہنشاہ اللہ کے سوا کسی اور کو کہنا قرآن کے خلاف ہے اور پھر کوئی "مست قلندر" کے نعرے لگواتے ہیں اور کہتے ہیں کہ۔ کہو" قادر قلندر مست" ان کو عالم کہلاتے ہوئے شرم بھی نہیں آتی۔ صفحہ 14۔ علماء اہل سنت و جماعت کو "جٹ" یعنی بے وقوف قرار دینے والا علم و فہم سے کورا ہے قرآن و حدیث کے معانی و مفاہیم کو سمجھتا خود نہیں مگر جٹ بے وقوف دوسروں کو ٹھہراتا ہے۔ اس کے علاوہ علماء اہل سنت پر من گھڑت جعلی الزامات گھڑ کر ان کو بے شرم ہونے کا طعنہ بھی دیتا ہے فقیر اس کی جاہلانہ و فریب کارانہ الزام تراشی کی تردید میں بالاختصار مسئلہ کی صحیح صورت واضح کردیتا ہے تاکہ مسلمان مسئلہ کو سمجھ لیں۔

اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ ایک لفظ، جب مختلف ذوات (ہستیوں) کے لئے استعمال ہو تو ضروری نہیں کہ ہر جگہ اس کا معنی ایک ہی ہو، بلکہ بعض دفعہ "محل" بدلنے سے معنی میں بھی فرق آجاتا ہے او ایک ہی لفظ کے معنی نسبت بدل جانے سے بدل جاتے ہیں اس کے علاوہ صفات ذاتی و عطائی کے لحاظ سے بھی معنے و احکام بدل جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ذاتی واجب قدیم غیر مخلوق مستقل ہیں۔ مخلوق کی صفات عطائی غیر واجب، ممکن حادث مخلوق غیر مستقل ہیں۔ جو چیز اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے اسے غیر کے لئے بعطائے الٰہی ماننا بھی شرک نہیں ہوسکتا۔ عطائی کا لفظ آتے ہی شرک کا خاتمہ ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کی جملہ صفات ذاتی ہیں کسی کی عطا سے نہیں۔

مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ یہاں "رب" سے مراد "اللہ تعالیٰ" ہے۔ قال رب

السجن احب الی ممایدعوننی الیہ (پارہ 12، ع 14) یوسف علیہ السلام نے عرض کی۔ اے میرے رب مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے۔ اس کام سے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں یہاں بھی "رب" سے مراد "اللہ" ہے۔

مگر نیچے والی آیت میں "رب" سے مراد اللہ تعالیٰ نہیں۔ یوسف علیہ السلام کے قصے میں ہے:

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ (یوسف:23)

"یوسف نے زلیخا سے کہا اللہ کی پناہ وہ تو میرا رب (یعنی پرورش کرنے والا) ہے۔ اس نے (عزیز مصر نے) مجھے اچھی طرح رکھا"۔

یہاں رب سے مراد پرورش کنندہ عزیز مصر ہے۔

اسی طرح "عبد" کی حقیقی معنے عبادت کرنے والا ہے مگر عبد کی نسبت جب مجازاً غیر اللہ کی طرف کی جائے تو بمعنے غلام، محکوم، خادم ہوگا۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے فرمایا:

اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ (الشعراء)

"کہ تو نے غلام بنائے رکھے ہیں بنی اسرائیل"۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے لئے ہے:

مَلِكِ النَّاسِ (الناس)

"سب لوگوں کا بادشاہ"۔

اور انسانوں کے لئے ہے۔

اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا (النمل:34)

"بے شک بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں۔ اسے تباہ کر دیتے ہیں"۔

ثابت ہوا ملک (بادشاہ) کی نسبت حقیقی اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے اور ملک (بادشاہ) کی نسبت غیر اللہ (انسان) کے لئے مجازی ہے اسی طرح جب لفظ شہنشاہ حقیقی معنے میں مستعمل ہوگا تو معنے ہوگا۔ یا حَکَمَ الْحٰکِمِیْنَ، وہ اللہ تعالیٰ ہے اور لفظ شہنشاہ غیر اللہ

(انسانوں) کے لئے بمعنے سلطان عظیم السلطنت مجازی ہے کہ ملک الملوک اور شہنشاہ ہم معنے ہیں۔ مخلوق کے لئے مجازاً ملک الملوک یعنی شہنشاہ کہہ سکتے ہیں۔ کوڑھ مغز کے کہنے کے مطابق، قرآن کے خلاف نہیں اور نہ ہی شرک ہے بلکہ ایسا کہنے والا مخالف قرآن و حدیث ہے کیونکہ عرف اور محاورہ میں لفظ شہنشاہ صدہا سال سے محققین علماء کرام اور بادشاہوں کے لئے استعمال ہوتا رہا ہے۔ ثبوت دیکھو۔ علامہ امام اجل علاء الدین ابو العلا اللیثی ناصحی رحمہ اللہ کا لقب: "شاہان شہ" ملک الملوک تھا۔ متاخرین علماء کرام نے ان کے فتاوے نقل کرتے ہوئے۔ ان کو شاہان شہ، ملک الملوک کے لقب سے یاد فرمایا ہے۔

(۱) علامہ امام رکن الدین ابوبکر محمد بن ابی المفاخر بن عبدالرشید کرمانی فرماتے ہیں:

(الف) قال الامام القاضی ملک الملوک ابو العلا الناصحی

الخ (جواہر الفتاویٰ کتاب الاجارۃ باب سادس)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

(ب) قال القاضی الامام ملک الملوک ابو العلا الناصحی

الخ (کتاب القضا)

(۲) علامہ خیر الدین رملی فتاویٰ نوازل سے نقل فرماتے لکھتے ہیں:

(ج) قال سئل ملک الملوک ابو العلا فیما سئل اجر داراً

(فتاویٰ خیریہ)

اس کے علاوہ دیگر مستند علماء کے حوالے بھی پیش کیے جاسکتے ہیں جنہوں نے شہنشاہ اور ملک الملوک کے القاب علماء، بادشاہ اور درویشوں کے لئے استعمال کیے ہیں۔ طوالت سے بچنے کی خاطر اس پر اکتفا کی جاتی ہے۔

رہا معاملہ۔ قادر قلندر مست، کے نعرے لگانے لگوانے والوں کا تو چونکہ وہ جہال بھی معترض کی برادری سے اسی کے ہم جنس ہیں۔ لہٰذا وہ جانیں اور معترض صاحب جانے۔ ایسے لوگوں سے علماء اہل سنت و جماعت کا کیا واسطہ؟